

بندہ جگر خوار

تحریر: مولانا سید ابوہشام نجفی صاحب

تحقیقی مقالہ



SHIAFAITH.ORG

من کثرت مولانا محمد اعظمی مولانا



shiafaith.org

پس کتب مولانا اس کے علی مولانا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Page | 1

ہندہ جگر خوار

تحریر: مولانا سید ابوبشام نجفی صاحب

ہندہ نے سید الشہداء حضرت حمزہ علیہ السلام کا کلیجہ چبایا یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جو صحیح السند حدیث سے ثابت ہے۔



SHIAFAITH.ORG

Contents

- مسند امام احمد بن حنبل کی صحیح سند حدیث: 5
- سند پر ناصبیوں کی طرف سے دو اشکال: 11
- پہلے اعتراض کا جواب (عطاء کا دماغ خراب ہو گیا تھا لہذا اس کی حدیث سے احتجاج نہیں ہوگا): 12
- (۱) یحییٰ بن معین "حماد بن سلمہ کی احادیث عطاء سے مستقیم ہوتی ہیں": 12
- (۲) یحییٰ بن معین "حماد بن سلمہ نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا": 15
- (۳) فسوی "عطاء ثقہ حجت ہے ، حماد بن سلمہ نے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا تھا": 16
- (۴) دارقطنی "حماد بن سلمہ نے اس سے پہلے سفر میں سنا اور اس کے اس پہلے سفر (کی احادیث) صحیح ہیں " 18
- (۵) ابن جارود "حماد بن سلمہ کی اس سے احادیث اچھی ہیں " : 20

- (۶) منذری "عطاء بن السائب ثقہ ہے اور اس سے حماد بن سلمہ نے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا": 22
- (۷) ہیشمی "حماد بن سلمہ نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا": 23
- (۸) ابن کمال الشافعی "حماد کی عطاء سے سماعت قدیم ہے": 24
- (۹) اساہی زین الدین عراقی "ابن کمال الشافعی "حماد کی عطاء سے سماعت قدیم ہے": 27
- دوسرے اعتراض کا جواب (سند میں انقطاع واقع ہوا ہے شعبی نے ابن مسعود کا زمانہ نہیں پایا): 29
- (۱) عجلی "شعبی کی مراسیل صحیح ہوتی ہیں": 29
- (۲) یحییٰ بن معین "ابراہیم کی مراسیل مجھے شعبی کی مراسیل سے زیادہ پسند ہیں": 30
- (۳) علی بن مدینی "شعبی و سعید بن مسیب کی مراسیل مجھے داؤد بن حصین عن عکرمہ عن ابن عباس سے زیادہ پسند ہیں": 32

- 35 جمہور علماء نواصب نے شعبی کی مراسیل کو معتبر تسلیم کیا ہے:
- 35 (۴) ابن حزم نے شعبی کی مراسیل سے احتجاج کیا ہے:
- 37 (۵) ترمذی نے شعبی کی مراسیل پر حسن کا حکم لگایا ہے:
- 39 (۶) ابوداؤد نے بغیر تردید اسکی مراسیل سے احتجاج کیا ہے:
- 40 ابوداؤد جس حدیث کے متعلق کچھ نہ کہے وہ صالح ہے:
- 41 (۷) نسائی نے بھی اسکی مراسیل سے احتجاج کیا ہے:
- 43 نسائی اپنی سنن میں فقط صحیح احادیث ہی روایت کرتا ہے:
- 52 خلاصہ:
- 53 (۸) حاکم نے بھی شعبی کی مراسیل کو تسلیم کیا:
- 55 (۹) نووی نے بھی شعبی کی مراسیل کو صحیح تسلیم کیا ہے:
- 57 (۱۰) ابن حجر نے شعبی کی مراسیل کو قبول کیا ہے:

مسند امام احمد بن حنبل کی صحیح سند حدیث:

Page | 5

احمد بن حنبل نے با سند صحیح عبداللہ بن مسعود کی ایک طولانی حدیث نقل کی جس میں حضرت حمزہ علیہ السلام کی جان سوز شہادت کا ذکر ہے کہ آپ کے شکم کو پھاڑا گیا اور ہندہ نے آپ علیہ السلام کا کلیجہ نکال کر اسے چبایا اور اسے کھانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا اس (ہند) نے اس میں سے کچھ کھایا تو لوگوں نے کہا نہیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے حمزہ میں سے کسی چیز کو آگ میں داخل نہیں کیا:

4414- حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَادٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ----- قَالَ: فَنَظَرُوا فَإِذَا حَمْزَةٌ قَدْ بُقِرَ بَطْنُهُ، وَأَخَذَتْ هِنْدُ كَبِدَهُ فَلَاكَتْهَا، فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَأْكُلَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَأَكَلْتُ مِنْهُ شَيْئًا " قَالُوا: لَا. قَالَ: " مَا كَانَ اللَّهُ لِيُدْخِلَ شَيْئًا مِنْ حَمْزَةِ النَّارِ ".

(کتاب کے محقق احمد محمد شاکر نے سند کو صحیح کہا ہے۔)

[مسند احمد, الكتاب: مسند الإمام أحمد بن حنبل

المؤلف: أحمد بن محمد بن حنبل (١٦٤ - ٢٤١ هـ)

المحقق: أحمد محمد شاكر

الناشر: دار الحديث - القاهرة

الطبعة: الأولى، ١٤١٦ هـ - ١٩٩٥ م، ج 4 ص

[251/250

<https://shamela.ws/book/98139/1926#p1>

المُسْنَدُ

لِلإِمَامِ
أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدَ بْنَ حَنْبَلٍ

١٦٤ - ٢٤١

شَرَحَهُ وَصَنَعَ فَهْرَاسَهُ

أَحْمَدُ مُحَمَّدُ شَاكِرٌ

الجزء الرابع

من الحديث ٣٧١٣

إلى الحديث ٥٢٦٨

دار الحديث

القاهرة

علي ناصر

٤٤١٤ - حدثنا عفان حدثنا حماد حدثنا عطاء بن السائب عن
الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّسَاءَ كُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ خَلْفَ الْمُسْلِمِينَ، يَجْهَظْنَ
 عَلَى جَرْحَى الْمُشْرِكِينَ، فَلَوْ حَلَفَتْ يَوْمَئِذٍ رَجَوْتُ أَنْ أُبْرَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَّا
 يُرِيدُ الدُّنْيَا، حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ
 الْآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ﴾، فَلَمَّا خَالَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ
 وَعَصَوْا مَا أَمَرُوا بِهِ، أَفْرَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي تِسْعَةٍ، سَبْعَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَرَجُلَيْنِ
 مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُوَ عَاشِرُهُمْ، فَلَمَّا رَهَقُوهُ قَالَ: «رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا رَدَّهْمَ عَنَّا»،
 قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَاتَلَ سَاعَةً حَتَّى قُتِلَ، فَلَمَّا رَهَقُوهُ أَيْضًا قَالَ:
 «يَرْحَمُ اللَّهُ رَجُلًا رَدَّهْمَ عَنَّا»، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَا حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ
 ﷺ لِصَاحِبِيهِ: «مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا»، فَجَاءَ أَبُو سَفْيَانَ، فَقَالَ: اأَعْلَ هَبْلُ!!،
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُولُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلٌ»، فَقَالُوا: اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلٌ، فَقَالَ
 أَبُو سَفْيَانَ: لَنَا عِزٌّ وَلَا عِزٌّ لَكُمْ!!، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُولُوا: اللَّهُ
 مُوَلَانَا، وَالْكَافِرُونَ لَا مُوَلَى لَهُمْ»، ثُمَّ قَالَ أَبُو سَفْيَانَ: يَوْمَ يَوْمٍ بَدَرَ، يَوْمَ لَنَا
 وَيَوْمَ عَلَيْنَا، وَيَوْمَ نَسَاءٌ وَيَوْمَ نَسْرٌ، حَنْظَلَةٌ بِحَنْظَلَةٍ، وَفُلَانٌ بِفُلَانٍ، وَفُلَانٌ

(٤٤١٤) إسناده صحيح، وهو في مجمع الزوائد ٦: ١٠٩ - ١١٠ وقال: «رواه أحمد، وفيه
 عطاء بن السائب، وقد اختلط». ونقله ابن كثير في التفسير ٢: ٢٦٢ - ٢٦٣ والتاريخ
 ٤: ٤٠ - ٤١، وقال في التاريخ: «تفرد به أحمد، وهذا إسناده فيه ضعف أيضاً من جهة
 عطاء بن السائب». وذكره السيوطي في الدر المنثور ٢: ٨٤ - ٨٥ ونسبه أيضاً لابن أبي
 شيبة وابن المنذر. وتعليل الإسناد بعطاء غير جيد، فإن حماد بن سلمة سمع منه قبل
 اختلاطه. رَهَقُوهُ: يقال «رَهَقَهُ» بالكسر، يَرَهَقُهُ رَهَقًا، أي غشيه، وأَرَهَقَهُ، أي أغشاه
 إياه، قاله ابن الأثير. «لصاحبيه» في ح «لصاحبه»، وهو خطأ، صحح من ك ومن
 المراجع المذكورة. «عن غير ملا منّا» أي عن غير تشار من أشرافنا وجماعتنا. بقر بطنه:
 أي شق وفتح. فلا كتبها: أي مضغتها.

على ناصر

بفلان، فقال رسول الله ﷺ: «لا سوء، أما قتلانا فأحياء يرزقون، وقتلاكم في النار يُعَذَّبون»، قال أبو سفيان: قد كانت في القوم مثله، وإن كانت لعن غير ملا منا، ما أمرت، ولا نهيت، ولا أحببت، لا كرهت، ولا ساءني، ولا سرنني، قال: فنظروا، فإذا حمزة قد بقر بطنه، وأخذت هند كبده فلاكتها، فلم تستطع أن تأكلها، فقال رسول الله ﷺ: «أأكلت منه شيئاً؟» قالوا: لا، قال: «ما كان الله ليدخل شيئاً من حمزة النار»، فوضع رسول الله ﷺ حمزة فصلى عليه، وجيء برجل من الأنصار فوضع إلى جنبه، فصلى عليه، ورفع الأنصاري وترك حمزة، ثم جيء بآخر فوضعه إلى جنب حمزة، فصلى عليه، ثم رفع وترك حمزة، حتى صلى عليه يومئذ سبعين صلاة.

٤٤١٥ - حدثنا عفان حدثنا شعبة عن إبراهيم الهجري قال سمعت أبا الأحوص عن عبد الله عن النبي ﷺ قال: «أتدرون أي الصدقة أفضل؟»، قالوا: الله ورسوله أعلم، قال: «المنيحة، أن يمنح أحدكم أخاه الدرهم، أو ظهر الدابة، أو لبن الشاة، أو لبن البقرة».

٤٤١٦ - حدثنا عفان حدثنا حماد بن زيد حدثنا عاصم بن بهدلة وحدثنا منصور بن المعتمر عن أبي وائل عن عبد الله قال: قال

(٤٤١٥) إسناده ضعيف، لما سذكروه. وهو في مجمع الزوائد ٣: ١٣٣ وقال: «رواه أحمد وأبو يعلى، وزاد: الدينار أو البقرة، والبزار والطبراني في الأوسط، ورجال أحمد رجال الصحيح»!، وهذه مجازفة من الحافظ الهيثمي، فإن في إسناده هنا «إبراهيم بن مسلم الهجري»، وهو ضعيف. وخاصة في روايته عن أبي الأحوص، كما بينا في ٣٦٢٣. ثم هو ليس من رجال الصحيح، بل لم يرو له أحد من أصحاب الكتب الستة غير ابن ماجه. (٤٤١٦) إسناده صحيح، وقد رواه حماد بن زيد عن عاصم بن بهدلة ومنصور بن المعتمر: كلاهما عن أبي وائل. والحديث مكرر ٤١٧٦ ومطول ٤٢٨٨. أشد تفصيلاً: قال ابن الأثير: «أي أشد خروجاً، يقال: تفصيت من الأمر تفصيلاً، إذا خرجت منه وتخلصت».

على ناصر

محقق شعیب الارنؤوط نے سند کو حسن لغیرہ کہا ہے۔

[الكتاب: مسند الإمام أحمد بن حنبل

المؤلف: الإمام أحمد بن حنبل (١٦٤ - ٢٤١ هـ)

المحقق: شعیب الأرئؤوط [ت ١٤٣٨ هـ] - عادل مرشد -

وآخرون

إشراف: د عبد الله بن عبد المحسن التركي

الناشر: مؤسسة الرسالة ، ج 7 ص 419

<https://shamela.ws/book/25794/3333#p1>

سند پر ناصبیوں کی طرف سے دو اشکال:

البتہ ناصبیوں کی جانب سے سند پر دو اشکال کئے گئے ہیں:

(1) : عطاء کا دماغ خراب ہو گیا تھا لہذا اس کی حدیث سے احتجاج نہیں ہوگا۔

(2) : سند میں انقطاع واقع ہوا ہے شعبی نے ابن مسعود کا زمانہ نہیں پایا۔

پہلے اعتراض کا جواب (عطاء کا دماغ خراب ہو گیا تھا لہذا اس کی حدیث سے احتجاج نہیں ہوگا):

Page | 12

ناصریوں کے ائمہ علل نے اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ عطاء کے شاگرد حماد بن سلمہ نے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے اس سے احادیث کی سماعت کی لہذا حماد کی عطاء سے نقل کردہ احادیث صحیح ہیں۔

(۱) یحییٰ بن معین "حماد بن سلمہ کی احادیث عطاء سے مستقیم ہوتی ہیں":

● عباس دوری نے یحییٰ بن معین کی تحقیق نقل کی:

1465 - سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ حَدِيثَ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَحَمَّادَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُسْتَقِيمٍ وَحَدِيثَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَأَشْبَاهَ جَرِيرٍ لَيْسَ بِذَلِكَ لِتَغْيِيرِ عَطَاءٍ فِي آخِرِ عَمْرِهِ

میں نے یحییٰ سے سنا اس نے کہا کہ سفیان، شعبہ، حجاج و حماد بن سلمہ کی احادیث عطاء سے مستقیم ہوتی ہیں۔

[تاریخ ابن معین روایۃ الدورى، الكتاب: التاريخ عن أبي

زكريا يحيى بن معين - رواية أبي الفضل العباس بن

محمد بن حاتم الدورى عنه

المؤلف: أبو زكريا يحيى بن معين

ضمن كتاب: يحيى بن معين وكتابه التاريخ

دراسة وترتيب وتحقيق: الدكتور أحمد محمد نور سيف

الناشر: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي -

مكة المكرمة

الطبعة: الأولى، ١٣٩٩ - ١٩٧٩، ج 3 ص 309

<https://shamela.ws/book/3508/299>

• ابن عدی نے بھی ابن معین کا قول نقل کیا:

1522- عطاء بن السائب بن یزید الثقفي کوفي، یکنیٰ ابا زید.

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا
 سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
 سَمِعَ حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَغَيَّرَ.
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الدُّورَقِيُّ، قَالَ: قَالَ
 يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَحَدِيثُ شُعْبَةَ وَسَفْيَانَ وَحَمَادَ بْنَ سَلَمَةَ، عَنْ
 عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُسْتَقِيمٌ وَحَدِيثُ جَرِيرٍ وَأَشْبَاهِهِ بَعْدَ تَغْيِيرِ
 عَطَاءٍ فِي آخِرِ عُمَرِ

یحییٰ نے کہا عطاء کی احادیث جو سفیان، شعبہ، حماد بن سلمہ سے
 روایت کریں وہ مستقیم ہیں۔

[الكامل في الضعفاء، الكتاب: الكامل في ضعفاء الرجال

المؤلف: أبو أحمد بن عدي الجرجاني (ت ٣٦٥ هـ)

تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود-علي محمد معوض

شارك في تحقيقه: عبد الفتاح أبو سنة

الناشر: الكتب العلمية - بيروت-لبنان

الطبعة: الأولى، ١٤١٨ هـ ١٩٩٧ م، ج 7 ص 362]

<https://shamela.ws/book/12579/3289>

(۲) یحییٰ بن معین "حماد بن سلمہ نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا:"

• ابن جنید نے کہا:

(837) قال رجل ليحيى وأنا أسمع: روى جرير، عن حبيب بن أبي عمرة والشيباني أحاديث، كأنه يقول: منكرة، فقال يحيى: «حبيب بن أبي عمرة والشيباني ثقتان، لعل هذا من جرير»، قال: وروى عن عطاء بن السائب؟ فقال يحيى: «إن جريراً وابن فضيل وهؤلاء سمعوا من عطاء بن السائب بآخرة»، فقلت ليحيى: كان عطاء بن السائب قد خلط؟ قال: «نعم»، قال يحيى: «وحماد بن سلمة سمع من عطاء بن السائب قديماً قبل الاختلاط».

یحییٰ نے کہا حماد بن سلمہ نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا۔

[الكتاب: سؤالات ابن الجنيد لأبي زكريا يحيى بن

معين

المؤلف: أبو زكريا يحيى بن معين بن عون بن زياد
بن بسطام بن عبد الرحمن المري بالولاء، البغدادي

(ت ٢٣٣هـ)

المحقق: أحمد محمد نور سيف

دار النشر: مكتبة الدار - المدينة المنورة

الطبعة: الأولى، ١٤٠٨هـ ١٩٨٨م، ص 478

<https://shamela.ws/book/12698/205>

(۳) فسوی "عطاء ثقہ حجت ہے، حماد بن سلمہ نے اس کا دماغ خراب ہونے

سے پہلے سنا تھا":

● فسوی لکھتا:

وَحَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَعَطَاءِ ثَقَفٍ، حَدِيثُهُ حَجَةٌ، مَا رَوَى عَنْهُ سَفْيَانُ وَشُعْبَةُ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَسَمَاعٌ هَؤُلَاءِ سَمَاعٌ قَدِيمٌ، وَكَانَ عَطَاءٌ تَغْيِيرُ بَأْخَرَةَ فِرَوَايَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ فَضِيلٍ وَطَبَقْتَهُمْ ضَعِيفَةً.

عطاء ثقف حجت ہے جبکہ اس سے سفیان، شعبہ و حماد بن سلمہ روایت کریں کیونکہ انہوں نے اس (کا دماغ خراب ہونے سے) پہلے سنا تھا۔

الكتاب: المعرفة والتاريخ

المؤلف: أبو يوسف يعقوب بن سفيان الفسوي (ت ۲۷۷)

(هـ)

رواية: عبد الله بن جعفر بن درستويه النحوي

المحقق: أكرم ضياء العمري

إصدار: رئاسة ديوان الأوقاف، بالجمهورية العراقية

الناشر: مطبعة الإرشاد - بغداد

الطبعة: [الأولى للمحقق] ۱۳۹۳ هـ - ۱۹۷۴ م، ج 3 ص

[84]

Page | 18

[https://shamela.ws/book/12403/1635#](https://shamela.ws/book/12403/1635#p1)

[p1](#)

(۴) دارقطنی "حماد بن سلمہ نے اس سے پہلے سفر میں سنا اور اس کے اس
پہلے سفر (کی احادیث) صحیح ہیں"

• دارقطنی نے کہا:

478 - وقال الشيخ: دخل عطاءُ بنُ السائبِ البصرةَ، وجلس؛
فسمعَ أَيْوَبَ وَحَمَادَ بْنَ سَلْمَةَ فِي الرَّحْلَةِ الْأُولَى صَحِيحٌ، وَالرَّحْلَةُ
الثَّانِيَةُ فِيهِ اخْتِلَاطٌ.

عطاء بصرہ میں داخل ہوا اس سے ایوب و حماد بن سلمہ نے اس سے
پہلے سفر میں سنا اور اس کے اس پہلے سفر (کی احادیث) صحیح ہیں

[الكتاب: سؤالات السلمى للدارقطنى]

المؤلف: محمد بن الحسين بن محمد بن موسى بن خالد

بن سالم النيسابوري، أبو عبد الرحمن السلمى (ت

٤١٢هـ)

تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية د / سعد بن

عبد الله الحميد و د / خالد بن عبد الرحمن الجريسي

الطبعة: الأولى، ١٤٢٧ هـ ص 366]

<https://shamela.ws/book/1680/356>

١٠٩١ - حماد بن سلمة بن دينار البصري، أبو سلمة.

• قال السلمى: قال الدَّارْقُطْنِيّ: دخل عطاء بن السائب البصرة وجلس، فسمع أيوب وحماد بن سلمة في الرحلة الأولى صحيح، والرحلة الثانية فيه اختلاط). ٤٤٣.

[الكتاب: موسوعة أقوال أبي الحسن الدارقطني في

رجال الحديث وعلمه

تأليف: مجموعة من المؤلفين (الدكتور محمد مهدي

المسلمي - أشرف منصور عبد الرحمن - عصام عبد

الهادي محمود - أحمد عبد الرزاق عيد - أيمن

إبراهيم الزاملي - محمود محمد خليل)

الطبعة: الأولى، ٢٠٠١ م

الناشر: عالم الكتب للنشر والتوزيع - بيروت، لبنان، ج 1

ص 226]

<https://shamela.ws/book/12764/1237>

(٥) ابن جارود "حماد بن سلمه کی اس سے احادیث اچھی ہیں":

• ابن جارود نے کہا:

وقال بن الجارود في الضعفاء حديث سفيان وشعبة وحماد بن سلمة عنه جيد

Page | 21

ابن جارود نے (اپنی کتاب) الضعفاء میں کہا سفيان، شعبه، حماد بن سلمہ کی اس سے احادیث اچھی ہیں۔

[الكتاب: تهذيب التهذيب]

المؤلف: شهاب الدين أبو الفضل أحمد بن علي بن حجر

العسقلاني (ت ٨٥٢ هـ)

الناشر: مطبعة دائرة المعارف النظامية، حيدرآباد الدکن -

الهند

الطبعة: الأولى، ١٣٢٥ - ١٣٢٧ هـ، ج 7 ص 207

<https://shamela.ws/book/3310/2977>

(۶) منذری "عطاء بن السائب ثقہ ہے اور اس سے حماد بن سلمہ نے اس کا

دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا:"

● منذری لکھتا ہے:

2441 - وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ

وإسناده صحيح إن شاء الله فإن عطاء بن السائب ثقة وقد حدث عنه حماد بن سلمة قبل اختلاطه

احمد و طبرانی نے روایت کیا۔۔۔۔۔۔۔ اور اس کی سند صحیح ہے۔ عطاء بن السائب ثقہ ہے اور اس سے حماد بن سلمہ نے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا۔

[الكتاب: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف

المؤلف: عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله، أبو

محمد، زكي الدين المنذري (ت ٦٥٦ هـ)

المحقق: إبراهيم شمس الدين

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤١٧، ج 2 ص 291

<https://shamela.ws/book/6847/611>

(٧) ہیثمی "حماد بن سلمہ نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے

سنا:"

• ہیثمی کہتا ہے:

16897 - «عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: "أَلَا أُدَلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟". قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ»".

رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتَّبْرَانِيُّ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: "«أَلَا أُدَلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟»".

وَرَجَالُهُمَا رَجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَبْلَ الْاِخْتِلَافِ.

حماد بن سلمہ نے عطاء سے اس کا دماغ خراب ہونے سے پہلے سنا۔

[الكتاب: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد]

المؤلف: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن

سليمان الهيثمي (ت ٨٠٧ هـ)

المحقق: حسام الدين القدسي

الناشر: مكتبة القدسي، القاهرة

عام النشر: ١٤١٤ هـ ١٩٩٤ م، ج 10 ص 97

<https://shamela.ws/book/61/3159>

(٨) ابن كيال الشافعي "حماد کی عطاء سے سماعت قدیم ہے":

• ابن كيال الشافعي لکھتا ہے:

وقد استثنى الجمهور رواية حماد بن سلمة عنه أيضا قاله بن
معين وأبو داود والطحاوي وحمزة الكناني وذكر ذلك عن بن
معين بن عدي في الكامل وعباس الدوري وأبي بكر بن أبي

خيثمة وقال الطحاوي وإنما حديث عطاء الذي كان منه قبل
تغيره يؤخذ من أربعة لا من سواهم وهم شعبة وسفيان الثوري
وحماد بن سلمة وحماد بن زيد وقال حمزة بن محمد الكناني
في أماليه حماد بن سلمة قديم السماع من عطاء

جمہور نے (عطاء کی احادیث میں) حماد بن سلمہ کو بھی مستثنیٰ کیا ہے
جیسا کہ ابن معین، ابو داؤد، طحاوی، حمزہ کنانی نے کہا اور اسی طرح ابن
معین سے ابن عدی نے کامل میں، عباس دوری و ابی بکر بن ابی خيثمة
نے ذکر کیا ہے، طحاوی نے کہا بے شک عطاء کی احادیث فقط چار افراد
سے ہی لی جائیں گی ان کے سوا کسی اور سے نہیں لی جائیں گی، اور وہ
شعبہ، سفيان، حماد بن سلمہ و حماد بن زيد ہیں، حمزہ بن محمد کنانی نے اپنی
امالی میں کہا ہے کہ حماد کی عطاء سے سماعت قدیم ہے۔

[الكتاب: الكواكب النيرات في معرفة من اختلط من الرواة

الثقات

المؤلف: أبو البركات، [بركات بن] محمد بن أحمد،

المعروف بابن الكيال (٨٦٣ - ٩٢٩ هـ)

[وتصحّفتُ وفاة المصنّف على غلاف المطبوع إلى ٩٣٩
خلافًا لما ذكره المحقق نفسه في مقدمته. كما سُميَّ على
الغلاف وفي مقدمة المحقق: "محمدًا!" والذي في جميع
مصادر المحقق التي ذكرها: "بركات بن محمد"]
المحقق: عبد القيوم عبد رب النبي [ت ١٤٤١ هـ -
الطبعة: الأولى ١٤٠١ هـ - ١٩٨١ م
الناشر: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي،
بجامعة أم القرى، بالمملكة العربية السعودية
طبع: دار المأمون للتراث - دمشق، بيروت ص 325 -

[326]

<https://shamela.ws/book/309/282>

(۹) اسامی زین الدین عراقی "ابن کیال الشافعی" حماد کی عطاء سے سماعت

قدیم ہے :-

● اسامی زین الدین عراقی نے کہا ہے:

واستثنی الجمهور أيضا رواية حماد بن سلمة عنه أيضا فممن
قاله يحيى بن معين وأبو داود والطحاوي وحمزة الكتاني فروى
ابن عدى في الكامل عن عبد الله ابن الدورقي عن يحيى بن
معين قال حديث سفيان وشعبة وحماد بن سلمة عن عطاء ابن
السائب مستقيم وهكذا روى عباس الدوري عن يحيى بن معين
وكذلك ذكر أبو بكر بن أبي خيثمة عن ابن معين فصح رواية
حماد بن سلمة عن عطاء وسيأتي نقل كلام أبي داود في ذلك.
وقال الطحاوي وإنما حديث عطاء الذي كان منه قبل تغيره
يؤخذ من أربعة لا من سواهم وهم شعبة وسفيان الثوري وحماد
بن سلمة وحماد بن زيد وقال حمزة بن محمد الكتاني في أماليه
حماد بن سلمة قدیم السماع من عطاء بن السائب

[الكتاب: التقييد والإيضاح شرح مقدمة ابن الصلاح]

المؤلف: أبو الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين بن

عبد الرحمن بن أبي بكر بن إبراهيم العراقي (ت ٨٠٦

هـ)

المحقق: عبد الرحمن محمد عثمان

الناشر: محمد عبد المحسن الكتبي صاحب المكتبة

السلفية بالمدينة المنورة

الطبعة: الأولى، ١٣٨٩ هـ / ١٩٦٩ م، ص 443

<https://al-maktaba.org/book/7581/474>

ہم نے طوالت کے سبب ان احادیث کا ذکر نہیں کیا جن کو حماد بن سلمہ نے عطاء سے روایت کیا اور نواصب نے ان کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

دوسرے اعتراض کا جواب (سند میں انقطاع واقع ہوا ہے شعبی نے ابن مسعود کا زمانہ نہیں پایا):

Page | 29

شعبی کے متعلق ناصبیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اس کی مراسیل بھی صحیح ہوتی ہیں:

(۱) عجلی "شعبی کی مراسیل صحیح ہوتی ہیں":

● عجلی ناصبی لکھتا ہے:

"مُرْسَل الشَّعْبِيِّ صَحِيحٌ لَا يَكَادُ يُرْسَلُ إِلَّا صَحِيحًا".

شعبی کی مرسل صحیح ہوتی ہے وہ وقت صحیح کو ہی مرسل روایت کرتا ہے۔

[الكتاب: معرفة الثقات من رجال أهل العلم والحديث

ومن الضعفاء وذكر مذاہبهم وأخبارهم

المؤلف: أبو الحسن أحمد بن عبد الله بن صالح العجلي

الكوفي (ت ۲۶۱ھ)

المحقق: عبد العليم عبد العظيم البستوي

الناشر: مكتبة الدار - المدينة المنورة - السعودية

الطبعة: الأولى، ١٤٠٥ - ١٩٨٥، ج 2 ص 446

<https://shamela.ws/book/5825/748>

(٢) يحيى بن معين "ابراهيم کی مراسیل مجھے شعبی کی مراسیل سے زیادہ پسند

ہیں"

• عباس دوری نے کہا:

2899 - سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُولُ مَرَّاسِيلُ إِبْرَاهِيمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
مَرَّاسِيلِ الشَّعْبِيِّ.

میں نے یحییٰ کو کہتے سنا کہ ابراہیم کی مراسیل مجھے شعبی کی مراسیل سے
زیادہ پسند ہیں۔

[الكتاب: التاريخ عن أبي زكريا يحيى بن معين - رواية

أبي الفضل العباس بن محمد بن حاتم الدوري عنه

المؤلف: أبو زكريا يحيى بن معين

ضمن کتاب: یحیی بن معین و کتابہ التاريخ

دراسة وترتيب وتحقيق: الدكتور أحمد محمد نور سيف

الناشر: مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي -

مكة المكرمة

الطبعة: الأولى، ١٣٩٩ - ١٩٧٩، ج 2 ص 14

<https://shamela.ws/book/3508/575>

یہ موازنہ ابراہیم و شعبی کے درمیان ہے پس معلوم ہوا ابن معین کے نزدیک بھی شعبی کی مراسیل پسندیدہ تھیں -

بلکہ ابن مدینی تو بخاری و مسلم کے ثقہ راوی داؤد بن حصین کی عکرمہ سے اس کی حضرت ابن عباس علیہما الرحمہ کی متصل احادیث پر بھی فوقیت دیتا تھا۔

(۳) علی بن مدینی "شعبی و سعید بن مسیب کی مراسیل مجھے داؤد بن حصین

عن عکرمہ عن ابن عباس سے زیادہ پسند ہیں:"

Page | 32

علی بن مدینی نے کہا شعبی و سعید بن مسیب کی مراسیل مجھے داؤد بن

حصین عن عکرمہ عن ابن عباس سے زیادہ پسند ہیں -

جیسا کہ عقیلی نے ابن مدینی سے نقل کیا ہے:

دَاوُدُ بْنُ حُصَيْنٍ مَدِينِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْبَلْخِي قَالَ: حَدَّثَنَا
الْحُصَيْنُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ: مَرَّسَلُ
الشَّعْبِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ
عُكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

[الكتاب: الضعفاء الكبير]

المؤلف: أبو جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد

العقيلي المكي (ت ۳۲۲ھ)

المحقق: عبد المعطي أمين قلعجي

الناشر: دار المكتبة العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٤٠٤هـ - ١٩٨٤م، ج 2 ص 35

<https://al-maktaba.org/book/13041/1033>

ابن مدینی سے ایسا ہی ابن رجب و ذہبی نے بھی نقل کیا ہے:

وقال الحسن بن شجاع البلخي: سمعت علي بن المديني يقول:
مرسل الشعبي وسعيد بن المسيب أحب إلي من داود بن
الحصين عن عكرمة عن ابن عباس.

[الكتاب: شرح علل الترمذي

المؤلف: زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن

الحسن، السّلامي، البغدادي، ثمّ الدمشقي، الحنبلي (ت

٧٩٥هـ)

المحقق: الدكتور همام عبد الرحيم سعيد

الناشر: مكتبة المنار - الزرقاء - الأردن

الطبعة: الأولى، ١٤٠٧هـ - ١٩٨٧م، ج 1 ص 543

<https://shamela.ws/book/9552/485>

وقال الحسين بن شجاع: سمعت علي بن المديني يقول: مرسل
الشعبي وسعيد بن المسيب أحب إلي من داود عن عكرمة، عن
ابن عباس.

[الكتاب: ميزان الاعتدال في نقد الرجال

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن

عثمان بن قايماز الذهبي (ت ٧٤٨ هـ)

تحقيق: علي محمد البجاوي [ت ١٣٩٩ هـ]

الناشر: دار المعرفة للطباعة والنشر، بيروت - لبنان

الطبعة: الأولى، ١٣٨٢ هـ - ١٩٦٣ م، ج 2 ص 5

<https://shamela.ws/book/1692/672>

جمهور علماء نواصب نے شعبی کی مراسیل کو معتبر تسلیم کیا ہے:

بلکہ جمهور علماء نواصب نے شعبی کی مراسیل کو معتبر تسلیم کیا ہے۔

علماء نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ شعبی نے ام المومنین حضرت ام سلمہ علیہا السلام سے کچھ نہیں سنا اس سے مرسل روایت کی:

(۴) ابن حزم نے شعبی کی مراسیل سے احتجاج کیا ہے:

● مغطاء لکھتا ہے:

وفي "تاريخ نيسابور" : سئل يحيى بن يحيى الشعبي أدرك أم سلمة فكأنه قال لا.----

وفي "العلل الكبرى" لابن المديني: الشعبي لم يسمع من زيد بن ثابت حدث عن قبيصة عنه، ولم يلق أبا سعيد الخدري، ولم يلق أم سلمة.-----

ولما ذكر ابن حزم حديثه عن علي في الحيض احتج به وعادته لا يحتج إلا بصحيح من شرط [الصحة] الاتصال.

تاریخ نسیا پور میں ہے یحییٰ بن یحییٰ سے سوال ہوا کہ کیا شعبی نے جناب ام سلمہ کو پایا ہے تو اس نے کہا نہیں۔

ابن مدینی نے (العلل الکبریٰ) میں اس کا انکار کیا ہے کہ شعبی نے ام سلمہ سے ملاقات کی ہو۔

ابن حزم نے حیض کے متعلق (امیرالمومنین) علی (علیہ السلام) کی (شعبی سے مروی حدیث) سے احتجاج کیا ہے جبکہ اس کی عادت یہ ہے کہ وہ صحیح کے علاوہ کسی اور سے احتجاج نہیں کرتا اور صحیح کی شرط میں اتصال (ضروری) ہے۔

[الكتاب: إكمال تهذيب الكمال في أسماء الرجال]

المؤلف: علاء الدين مغلطاي بن قليج بن عبد الله

البکجری الحنفی (۶۸۹ - ۷۶۲ ھ)

المحقق: أبو عبد الرحمن عادل بن محمد - أبو محمد

أسامة بن إبراهيم

الناشر: الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

الطبعة: الأولى، ۱۴۲۲ هـ - ۲۰۰۱ م، ج 7 ص

[131/130]

Page | 37

<https://shamela.ws/book/36515/2538>

اب جبکہ یہ ثابت ہو گیا شعبی کی حضرت ام المومنین ام سلمہ علیہا السلام سے ملاقات نہیں ہوئی اس کے بعد بھی ائمہ نے ام المومنین ام سلمہ علیہا السلام کی شعبی سے مروی احادیث کو صحیح تسلیم کیا ہے۔

(۵) ترمذی نے شعبی کی مراسیل پر حسن کا حکم لگایا ہے:

• ترمذی نے اسی حدیث پر حسن صحیح کا حکم لگایا:

۳۴۲۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

غِلَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ،

عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ «كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى

Page | 38

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: «بسم اللہ توکلت علی اللہ اللهم إنا نعوذ بك من أن نزل أو نضل أو نظلم أو نظلم أو نجهل أو يجهل علينا» "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، بھروسہ کرتا ہوں اللہ پر، اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ حق و صواب سے کہیں پھر نہ جاؤں، یا راہ حق سے بھٹکا نہ دیا جاؤں، یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں کسی کے ساتھ جاہلانہ برتاؤ کروں یا کوئی میرے ساتھ جاہلانہ انداز سے پیش آئے۔"

ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[الكتاب: الجامع الكبير (سنن الترمذي)]

المؤلف: أبو عيسى محمد بن عيسى الترمذی (ت ۲۷۹)

(هـ)

حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: بشار عواد معروف

الناشر: دار الغرب الإسلامي - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٩٩٦ م، ج 5 ص 427

<https://shamela.ws/book/7895/5803>

(٦) ابو داود نے بغیر تردید اسکی مراسیل سے احتجاج کیا ہے:

• ابو داود کے نزدیک بھی نیک ہے اپنی سنن میں بغیر کسی تردید کے

ایسی ہی سند سے روایت سے احتجاج کیا ہے:

٥٠٩٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ،

عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، **قَالَتْ**: مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ

أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ، أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أُزَلَ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ

أُظْلِمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ»

•

[حكم الألباني]: صحيح

[الكتاب: سنن أبي داود]

Page | 40

المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن

بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السجستاني (ت ٢٧٥

هـ)

المحقق: محمد محيي الدين عبد الحميد [ت ١٣٩٢ هـ]

الناشر: المكتبة العصرية، صيدا - بيروت، ج 4 ص 325

<https://shamela.ws/book/1726/6956>

ابوداود جس حدیث کے متعلق کچھ نہ کہے وہ صالح ہے:

ابو داؤد اپنی سنن کی احادیث کے متعلق لکھتا ہے کہ جس کے متعلق وہ کچھ نہ کہے وہ صالح (اچھی) ہے:

"ما لم أذكر فيه شيئاً فهو صالح"

[الكتاب: رسالة أبي داود إلى أهل مكة وغيرهم في وصف

سننه

المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن

بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السجستاني (ت ٢٧٥هـ)

المحقق: محمد الصباغ

الناشر: دار العربية - بيروت , ص 27]

<https://shamela.ws/book/6013/7>

(٧) نسائي نے بھی اسکی مراسیل سے احتجاج کیا ہے:

• نسائي نے بھی اسی سند سے مروی احادیث سے احتجاج کیا ہے:

٥٤٨٦ - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أُضِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.»

[الكتاب: سنن النسائي

(مطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي)

صححها: جماعة، وقرئت على الشيخ: حسن محمد

المسعودي.

Page | 42

الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة

الطبعة: الأولى، ١٣٤٨ هـ - ١٩٣٠ م، ج ٨ ص 268

<https://shamela.ws/book/829/7948>

٥٤٨٦ - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أُضِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُجْهَلَ، أَوْ أَجْهَلَ عَلَيَّ.»

[الكتاب: سنن النسائي

(مطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي)

صححها: جماعة، وقرئت على الشيخ: حسن محمد

المسعودي.

الناشر: المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة

الطبعة: الأولى، ١٣٤٨ هـ - ١٩٣٠ م، ج ٨ ص 268

<https://shamela.ws/book/829/7948>

نسائی اپنی سنن میں فقط صحیح احادیث ہی روایت کرتا ہے:

نسائی اپنی سنن میں فقط صحیح احادیث ہی روایت کرتا ہے۔

اسی سبب ناصبی علماء کی ایک بڑی جماعت نے اس کتاب کو صحیح تسلیم کیا ہے

• ابن حجر لکھتا ہے:

قوله : "أطلق الخطيب والسلفي الصحة على كتاب النسائي".

قلت: وقد أطلق عليه - أيضا - اسم الصحة أبو علي النيسابوري.

وأبو أحمد بن عدي وأبو الحسن الدارقطني وابن منده وعبد

الغني بن سعيد وأبو يعلى الخليلي وغيرهم.

وأطلق الحاكم اسم الصحة عليه وعلى كتابي أبي داود والترمذي
كما سبق

Page | 44

وقال أبو عبد الله بن مندة: "الذين خرجوا الصحيح أربعة:
البخاري ومسلم وأبو داود والنسائي".

وأشار إلى مثل ذلك أبو علي ابن السكن.

وما حكاه ابن الصلاح عن الباوري أن النسائي يخرج أحاديث
من لم يجمع على تركه، فإنما أراد بذلك إجماعا خاصا.

طبقات النقاد:

وذلك أن كل طبقة من نقاد الرجال لا تخلو من متشدد ومتوسط.

فمن الأولى: شعبة وسفيان الثوري، وشعبة أشد منه.

ومن الثانية: يحيى القطان وعبد الرحمن بن مهدي، ويحيى أشد
من عبد الرحمن.

ومن الثالثة: يحيى بن معين وأحمد، ويحيى أشد من أحمد.

ومن الرابعة: أبو حاتم والبخاري، وأبو حاتم أشد من البخاري.

وقال النسائي: "لا يترك الرجل عندي حتى يجتمع الجميع على تركه".

Page | 45

فأما إذا وثقه ابن مهدي وضعفه يحيى القطان مثلاً فإنه لا يترك لما عرف من تشديد يحيى ومن هو مثله في النقد. وإذا تقرر ذلك ظهر أن الذي يتبادر إلى الذهن من أن مذهب النسائي في الرجال مذهب متسع ليس كذلك، فكم من رجل أخرج له أبو داود والترمذي تجنب النسائي إخراج حديثه. كالرجال الذين ذكرنا قبل أن أبا داود

يخرج أحاديثهم¹ وأمثال من ذكرنا، بل تجنب النسائي إخراج حديث جماعة من رجال الصحيحين.

وحكى أبو الفضل بن طاهر قال: "سألت سعد بن علي الزنجاني عن رجل فوثقه فقلت له: إن النسائي لم يحتج به فقال: يا بني! إن لأبي عبد الرحمن شرط في الرجال شرط أشد من شرط البخاري ومسلم".

وقال أبو بكر البرقاني الحافظ في جزء له معروف: "هذه أسماء رجال تكلم فيهم النسائي ممن أخرج له الشيخان في صحيحيهما سألت عنهم أبا الحسن الدارقطني فدون كلامه في ذلك"..... وقال محمد بن معاوية الأحمر الراوي عن النسائي ما معناه قال النسائي: "كتاب السنن كله صحيح وبعضه معلول" إلا أنه لم يبين علته والمنتخب منه المسمى بالمجتبى صحيح كله.

ابن طلاح کا قول کہ خطیب اور سلفی نے کتاب نسائی پر صحیح کا اطلاق کیا -

میں (ابن حجر) کہتا ہوں اور اسی طرح ابو علی نیسابوری، ابو احمد بن عدی، ابو الحسن دارقطنی، ابن مندہ، عبدالغنی بن سعید و ابو یعلیٰ خلیلی، وغیرہ نے بھی اس (سنن نسائی) پر صحیح کا اطلاق کیا ہے اور حاکم نیسابوری نے بھی اسے صحیح کا نام دیا، ابو عبد اللہ بن مندہ نے کہا وہ افراد جنہوں نے صحیح کا

اخراج کیا چار ہیں بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، اور اسی طرح ابو علی بن سکن نے کہا۔

Page | 47

البتہ جو حکایت ابن طلاح نے البارودی سے کی ہے کہ نسائی ان افراد سے احادیث لیتا ہے کہ جن کے ترک پر اجماع نہ ہو، پس اس سے اس کا خاص اجماع مراد ہے۔

کیونکہ نقاد رجال کا ہر طبقہ ان دو اصناف سے خالی نہیں یا متشدد (سخت) ہیں یا درمیانی۔

جیسے پہلے طبقہ میں شعبہ، سفیان ثوری ہیں تو شعبہ سفیان سے زیادہ سخت ہے۔

دوسرا طبقہ یحییٰ قطان و عبدالرحمن بن مہدی کا ہے یحییٰ، عبدالرحمن سے زیادہ سخت ہے۔

تیسرا طبقہ یحییٰ بن معین و احمد کا ہے اور یحییٰ، احمد سے زیادہ سخت ہے۔
چوتھا طبقہ ابو حاتم و بخاری کا ہے اور ابو حاتم بخاری سے زیادہ سخت ہے۔

اور نسائی کا یہ کہنا کہ میرے نزدیک راوی جب تک قابل ترک نہیں ہوتا جب تک سب کے سب اس کے ترک پر جمع نہ ہو جائیں۔

پس جب ابن مہدی توثیق کرے اور یحییٰ قطان تضعیف کرے تو وہ اس (راوی) کو ترک نہیں کرتا کیونکہ وہ یحییٰ کے متشدد ہونے یا اسی کے جیسے دوسرے افراد کو جانتا ہے۔

اس سے کسی کے ذہن میں یہ آئے کہ اس مسئلہ میں نسائی کا طریقہ گنجائش والا ہے تو ایسا ہرگز نہیں ہے، پس کتنے ہی ایسے راوی ہیں جن سے ابو داؤد و ترمذی نے احادیث لیں مگر نسائی نے ان کی احادیث سے اجتناب کیا بلکہ نسائی نے تو صحیحین کے راویوں کی ایک جماعت سے بھی اجتناب کیا ہے۔

ابو الفضل بن طاہر نے حکایت کی ہے کہ میں نے سعد بن علی زنجانی سے ایک راوی کے متعلق سوال کیا تو اس نے اس راوی کی توثیق کی تو میں نے کہا کہ نسائی نے تو اس سے احتجاج نہیں کیا ہے پس اس نے کہا: "اے میرے بیٹے ابو عبد الرحمن (نسائی) کی شرط رجال میں بخاری و

مسلم کی شرطوں سے بھی زیادہ سخت ہے اور ابوبکر برقانی نے اپنے معروف جزء میں کہا یہ ان افراد کے نام ہیں جن پر نسائی نے کلام کیا ہے جبکہ شیخین نے اپنی صحیحین میں ان سے احادیث لی ہیں۔

اور نسائی کے (شاگرد سنن کے راوی) راوی محمد بن معاویہ الاحمر نے کہا کہ نسائی کے قول کا کہ کتاب سنن سب کی سب صحیح ہے اور بعض معلول ہے کا معنی یہ ہے کہ جس کی وہ علت بیان نہ کرے اور اس کو مجتبیٰ میں انتخاب کرے تو وہ سب کی سب صحیح ہے۔

الكتاب: النکت علی کتاب ابن الصلاح

المؤلف: أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن

حجر العسقلاني (ت ٨٥٢هـ)

المحقق: ربيع بن هادي عمير المدخلي

الناشر: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة

المنورة، المملكة العربية السعودية

الطبعة: الأولى، ١٤٠٤هـ/١٩٨٤م، ج 1 ص 484/481

<https://shamela.ws/book/8316/455>

خود ابن حجر کی رائے بھی یہی تھی کہ نسائی جس روایت پر سکوت کرے وہ نسائی کے نزدیک صحیح ہوتی تھی۔

• ابن عراقی لکھتا ہے:

وَرَأَيْتُ بِخَطِّ الْحَافِظِ، ابْنِ حَجَرٍ عَلَيَّ هَامِشٍ مُخْتَصِرٍ
الموضوعات لابنِ درباس مَا نَصَهُ: حَدِيثُ أَبِي أَمَامَةَ هَذَا أَخْرَجَهُ
النَّسَائِيُّ وَلَمْ يَعْلَمْ، وَذَلِكَ يَقْتَضِي صِحَّتَهُ،

(ابو الحسن عراقی نے) کہا کہ میں نے (کتاب) مختصر الموضوعات لابن درباس کے حاشیہ پر ابن حجر کے ہاتھ سے یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی کہ ابو امامہ کی اس حدیث کو نسائی نے نقل کیا ہے اور اس میں کوئی علت بھی ذکر نہیں کی پس یہ اس کی دلیل ہے کہ (حدیث نسائی کے نزدیک) صحیح ہے۔

[الكتاب: تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة]

الموضوعة

المؤلف: نور الدين، علي بن محمد بن علي بن عبد

الرحمن ابن عراق الكناني (ت ٩٦٣هـ)

المحقق: عبد الوهاب عبد اللطيف , عبد الله محمد

الصديق الغماري

الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت

الطبعة: الأولى، ١٣٩٩ هـ، ج 1 ص 288

<https://shamela.ws/book/1432/286>

• ذہبی کے نزدیک بھی سنن نسائی صحیح شمار ہوتی تھی، لکھتا ہے:

أحمد بن شعيب الحافظ الحجة أبو عبد الرحمن النسائي صاحب
الصحيح .

احمد بن شعيب، حافظ، حجت، صاحب صحیح تھا۔

[الكتاب: الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة

المؤلف: شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن

عثمان بن قَایماز الذهبی (ت ۷۴۸ھ)

المحقق: محمد عوامه أحمد محمد نمر الخطيب

الناشر: دار القبلة للثقافة الإسلامية - مؤسسة علوم

القرآن، جدة

الطبعة: الأولى، ۱۴۱۳ هـ - ۱۹۹۲ م، ج 1 ص 195

<https://shamela.ws/book/2171/188>

خلاصہ:

ان تمام عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ (1) خطیب بغدادی (2) أبو طاهر عماد الدین أحمد بن محمد بن محمد بن إبراهيم الأصبهانی السلفی (3) ابو علی الحسین بن علی بن یزید بن داود النیسابوری (4) أبو أحمد عبد الله بن عدي بن عبد الله بن محمد البحر جانی (5) أبو الحسن الدارقطني (6) أبو عبد الله محمد بن إسحاق بن محمد بن یحییٰ بن منده العبدي الأصبهانی (7) أبو محمد عبد الغني بن سعيد ابن علی بن سعید بن بشر بن مروان (7) أبو یعلیٰ خلیل بن عبد الله بن أحمد بن

إبراهيم ابن الخليل القزويني الخليلي (8) ابو عبدالله الحاكم النيسابوري (9) أبو علي سعيد بن عثمان بن سعيد بن السكن (10) أبو بكر محمد بن معاوية بن عبد الرحمن بن معاوية الأحمر (11) ذہبی (12) ابن حجر ان سب کے نزدیک نسائی کی سنن مجتبیٰ صحیح شمار ہوتی تھی۔

(۸) حاکم نے بھی شعبی کی مراسیل کو تسلیم کیا:

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ إِمْلَاءً وَقِرَاءَةً ، ثنا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ : " بِسْمِ اللَّهِ ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَزِلَّ ، أَوْ أُضِلَّ ، أَوْ أَظْلَمَ ، أَوْ أُظْلَمَ ، أَوْ أَجْهَلَ ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ " . " هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ ، وَرَبَّمَا تَوَهُمُ تَوَهُمُ أَنَّ الشَّعْبِيَّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ ، فَإِنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ ، وَأُمِّ سَلَمَةَ جَمِيعًا ، ثُمَّ أَكْثَرَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمَا جَمِيعًا " .

[المستدرک علی الصحیحین]

الحاکم - أبو عبد الله محمد بن عبد الله الحاکم

النيسابوري

دار المعرفة

سنة النشر: 1418هـ / 1998م , ج 2 ص 202

https://www.islamweb.net/ar/library/index.php?page=bookcontents&idfrom=1793&idt o=1794&bk_no=74&ID=772

اللبتہ ساتھ میں یہ دعویٰ بھی کر دیا کہ شعبی جناب ام سلمہ اور عائشہ کے پاس جاتا تھا مگر خود ہی اپنی بات کا رد بھی کیا اور کہا شعبی نے عائشہ سے کچھ بھی نہیں سنا:

وقد خالف ذلك في "علوم الحديث " له، فقال: لم يسمع
الشعبي من عائشة"

Page | 55

]]نتائج الأفكار في تخريج أحاديث الأذكار

تأليف: الحافظ ابن حجر العسقلاني

(773 - 852 هـ)

تحقيق: حمدي عبد المجيد السلفي

دار ابن كثير: الطبعة الثانية

1429 هـ - 2008 م , ج 1 ص 160]

[https://ketabonline.com/ar/books/27027
/read?part=1&page=157&index=4398175](https://ketabonline.com/ar/books/27027/read?part=1&page=157&index=4398175)

(۹) نووی نے بھی شعبي کی مراسیل کو صحیح تسلیم کیا ہے:

نووی نے بھی صحیح تسلیم کیا ہے:

٨٢/٩-التاسع: عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ، وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ حُذَيْفَةَ الْمَخْزُومِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ" حَدِيثٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُمَا بِإِسْنَادٍ صَحِيحَةٍ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهَذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ.

[الكتاب: رياض الصالحين]

المؤلف: أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي

(ت ٦٧٦ هـ)

المحقق: شعيب الأرنؤوط [ت ١٤٣٨ هـ]

الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، لبنان

الطبعة: الثالثة، ١٤١٩ هـ/١٩٩٨ م، ص 61

<https://al-maktaba.org/book/12014/41#p1>

(۱۰) ابن حجر نے شعبی کی مراسیل کو قبول کیا ہے:

ابن حجر نے ابن مدینی کے قول کو نقل کیا کہ شعبی نے جناب ام سلمہ سے کچھ نہیں سنا:

عن علي بن المديني أنه قال في علله: إن الشعبي لم يسمع من أم سلمة.

[نتائج الأفكار في تخریج أحادیث الأذکار

تألیف: الحافظ ابن حجر العسقلاني

(773 - 852 هـ)

تحقیق: حمدي عبد المجيد السلفي

دار ابن كثير: الطبعة الثانية

1429 هـ - 2008 م , ج 1 ص 160

<https://ketabonline.com/ar/books/27027/read?part=1&page=157&index=4398175>

اس کے بعد بھی شعبی کی جناب ام سلمہ سے روایت کردہ حدیث کو
حسن تسلیم کیا

هذا حديث حسن

[نتائج الأفكار في تخریج أحادیث الأذکار

تألیف: الحافظ ابن حجر العسقلاني

(773 - 852 هـ)

تحقیق: حمدي عبد المجيد السلفي

دار ابن كثير: الطبعة الثانية

1429 هـ - 2008 م، ج 1 ص 157]

[https://ketabonline.com/ar/books/27027/
read?part=1&page=154&index=4398175](https://ketabonline.com/ar/books/27027/read?part=1&page=154&index=4398175)